اظہارِ عقیدت

محمد ﷺ

رسول اللہ

از اہل سنت
علامہ ارشد القادری رحمۃ اللہ علیہ

ضیاء القرآن پبلی کیشنز
لاہور۔ کراچی ○ پاکستان

Marfat.com

اظہارِ عقیدت

قائدِ اہلِ سنت

علامہ ارشد القادری رحمۃ اللہ علیہ

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

لاہور۔ کراچی ○ پاکستان

Marfat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب	اظہار عقیدت
مصنف	قائد اہلسنّت علامہ ارشد القادری رحمہ اللہ
ترتیب وتقدیم	ڈاکٹر غلام زرقانی
تاریخ اشاعت	دسمبر 2007ء
ناشر	ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور
تعداد	ایک ہزار
کمپیوٹر کوڈ	MT25
قیمت	-/81روپے

ملنے کے پتے

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

داتا دربار روڈ، لاہور۔ 7221953 فیکس:۔ 042-7238010

9۔ الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور۔ 7225085-7247350

14۔ انفال سنٹر، اردو بازار، کراچی

فون: 021-2212011-2630411۔ فیکس:۔ 021-2210212

e-mail:- sales@zia-ul-quran.com

zquran@brain.net.pk

Visit our website:- www.zia-ul-quran.com

میں ادارہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور، پاکستان کو جملہ حقوق برائے اشاعت ''اظہار عقیدت'' تفویض کرتا ہوں اس کے علاوہ پاکستان میں کسی ادارہ یا پبلشرز کو یہ کتاب چھاپنے کا حق حاصل نہیں ہے۔ (ڈاکٹر غلام زرقانی)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ

ونصلی علی رسولہ الکریم

وعلی آلہ

وصحبہ اجمعین

Marfat.com

اظہار عقیدت

شرف انتساب

اپنے برادر گرامی

جناب مولانا فیض ربانی صاحب

کے نام

جن کی حوصلہ افزائیوں، شفقتوں اور عنایتوں سے میں کسی قابل ہوا

دعا جو

غلام زرقانی

Marfat.com

Marfat.com

اظہارِ عقیدت

مل گئی ہے سرِ بالیں جو قدم کی آہٹ
روح جاتی ہوئی شرما کے پلٹ آئی ہے

Marfat.com

مشمولات

پیشوائی..... ڈاکٹر غلام زرقانی کے قلم سے 1

پیش لفظ..... ڈاکٹر کرامت علی کرامتؔ 5

علامہ کی نعتیہ شاعری..... ڈاکٹر شکیل احمد اعظمیؔ 25

ارشددین ملت..... حسان الھند بیکل اتساہیؔ 40

نعت..... یا نبی یاد تری دل سے مرے کیوں جائے 43

نعت..... بہرِ دیدارِ مشتاق ہے ہر نظر دونوں عالم کے سرکار آجائے 45

نعت..... جس سے تم روٹھو وہ برگشتۂ دنیا ہو جائے 48

قطعہ..... مدینہ میں دل کا نشاں چھوڑ آئے 50

نعت..... زمیں تا چرخِ بریں فرشتے ہر اک نفس کو پکار آئے 51

نعت..... جمالِ نور کی محفل سے پروانہ نہ جائے گا 53

ھدیۂ..... ہے جبیں شوق کا بھی دنیا میں اک ٹھکانہ 56

قطعہ..... روز آئے مدینے سے بادِ صبا ہجر میں دل ہمارا بہلتا رہے 58

Marfat.com

صل علی محمد ..... ماہِ مبین وخوش اداصلِ علیٰ محمد 59

منقبت ..... ہو چشمِ عنایت شہِ جیلاں مرے لئے 60

قطعه ..... چراغِ طیبہ کی روشنی میں جوایک شب بھی گزار آئے 62

منقبت ..... ہمیشہ جوش پر بحرِ کرم ہے میرے خواجہ کا 63

قطعه ..... علامت عشق کی آخر کو ظاہر ہو کے رہتی ہے 66

نعت ..... ان کے روضے پہ بہاروں کی وہ زیبائی ہے 67

مدیح نبوی ..... تم نقشِ تمنائے قلمدان رضا ہو 69

قطعه ..... تیرے قدموں میں شجاعت نے قسم کھائی ہے 71

ساقی نامه ..... اپنے مستوں کی بھی کچھ تجھکو خبر ہے ساقی 72

قطعه ..... آبگینوں میں شہیدوں کا لہو بھرتے ہیں 74

منقبت ..... ہاتھ پکڑا ہے تو تا حشر نبھانا یا غوث 75

منقبت ..... پیار سے تم کو فرشتوں نے جگایا ہوگا 78

قطعه ..... خون ہے یہ شہہِ لولاک کے شہزادوں کا 81

منقبت ..... اس پہ کھل جائے ابھی تیغ علی کا جوہر 82

تاریخی شعر .... مدینے کا مسافر ہند سے پہنچا مدینے میں 83

تاریخی شعر .... ان موتیوں کی تابشیں دنیا کو ہیں محیط 84

سہرا .... موسمِ گل ہے بہاروں کی نگہبانی ہے 85

Marfat.com

نعت

یا نبی یاد تری دل سے مرے کیوں جائے
بختِ بیدار مرا جاگ کے کیوں سو جائے

لاکھ عشاقِ مدینہ ہیں الم سے گھائل
تم جو آجاؤ تو پیارے کوئی کیوں گھبرائے

☆ قائد اہل سنت علیہ الرحمہ نے حضرت مولانا سراج الھدی اور حاجی عبد الباری رحمۃ اللہ علیہما کے ہمراہ پہلا حج ۱۳۷۵ھ کیا۔ مولانا سراج الھدی علیہ الرحمہ بیان کرتے ہیں کہ قائد اہل سنت نے مدینہ شریف کی حاضری کے وقت اشکبار آنکھوں سے یہ کلام فی البدیہہ مواجہ شریف کے سامنے پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔ بروایت: مولانا مبین الھدی نوری،
دیکھئے: رئیس القلم نمبر، ص: ۲۶۲، ت: اگست ۲۰۰۲ء

Marfat.com

جب نظر ہی میں نہیں لاتے دوعالم کا جمال
ان کے دیوانوں کو فردوس بھی کیوں بہلائے

صبح کا وقت ہے آقا مری جھولی بھر دو
کٹ گئی رات یونہی دستِ طلب پھیلائے

ٹوٹ جائے غم و کلفت کی چٹانوں کا غرور
سبز گنبد سے اگر دل کی صدا ٹکرائے

آگئے دائی بطحا کی اماں میں ارشدؔ
کہدو آنا ہے تو اب پیکِ اجل آجائے

Marfat.com

نعت

بہرِ دیدارِ مشتاق ہے ہر نظر دونوں عالم کے سرکار آجائے
چاندنی رات ہے اور پچھلا پہر دونوں عالم کے سرکار آجائے

سدرۃ المنتہیٰ عرش وباغِ ارم ہر جگہ پڑ چکے ہیں نشانِ قدم
اب تو اک بار اپنے غلاموں کے گھر دونوں عالم کے سرکار آجائے

شامِ امید کا اب سویرا ہو ا سوئے طیبہ نگاہوں کا ڈیرا ہوا
بچھ گئے راہ میں فرشِ قلب ونظر دونوں عالم کے سرکار آجائے

Marfat.com

سامنے جلوہ گر پیکرِ نور ہو منکروں کا بھی سرکار شک دور ہو
کر کے تبدیل اک دن لباسِ بشر دونوں عالم کے سرکار آجائے

دل کا ٹوٹا ہوا آبگینہ لئے جذبۂ اشتیاقِ مدینہ لئے
کتنے گھائل کھڑے ہیں سرِ رہگذر دونوں عالم کے سرکار آجائے

میرے گلشن کو اک بار مہکائیے اپنے جلووں کی بارش میں نہلائیے
دیدۂ شوق کو کیجئے بہرہ ور دونوں عالم کے سرکار آجائے

تاابد اپنی قسمت پہ نازاں رہیں خاک ہو جائیں پھر بھی فروزاں رہیں
دل کی بزمِ تمنا میں اک بار اگر دونوں عالم کے سرکار آجائے

Marfat.com

آخری وقت ہے ایک بیمار کا دل مچلنے لگا شوقِ دیدار کا
بجھ نہ جائے کہیں یہ چراغِ سحر دونوں عالم کے سرکار آجائے

شامِ غربت ہے اور شہر خاموش ہے ایک ارشدؔ اکیلا کفن پوش ہے
خوف کی ہے گھڑی وقت ہے پر خطر دونوں عالم کے سرکار آجائے

☆☆

☆

Marfat.com

نعت پاک

جس سے تم روٹھو وہ برگشتۂ دنیا ہوجائے
تم جسے چاہو وہ قطرہ ہو تو دریا ہوجائے

ان کی دہلیز پہ رکھدوں تو جبیں پھر نہ اٹھے
عالمِ شوق میں ایسا کوئی سجدہ ہوجائے

قہر سے دیکھو تو شاداب چمن جل جائے
مسکرادو تو مری خاک بھی زندہ ہوجائے

Marfat.com

جس پہ تم ڈال دو خوش ہو کے نگاہِ رحمت
اوج پر اس کے مقدر کا ستارا ہوجائے

اے خوشا بخت کہ جب موت کی ہچکی آئے
نور والے ترے جلووں کا نظارا ہوجائے

چاہنے والے ہی دنیا میں رہیں خانہ خراب
آپ اگر چاہیں تو یہ غم بھی گوارا ہو جائے

دیکھئے ڈوب ہی جائے نہ بے چارہ ارشدؔ
اب تو سرکار مدینہ سے اشارا ہو جائے

Marfat.com

قطعہ

مدینہ میں دل کا نشاں چھوڑ آئے
فضاؤں میں آہ وفغاں چھوڑ آئے
جدھر سے بھی گزرے جہاں سے بھی گزرے
محبت کی اک داستاں چھوڑ آئے

Marfat.com

نعت حبیب

زمیں تا چرخِ بریں فرشتے ہر اک نفس کو پکار آئے
گناہگارو مناؤ خوشیاں شفیعِ روزِ شمار آئے

وہ نورِ اول سراپا رحمت عطا کے پیکر خدا کی نعمت
وہ مونس و غمگسار بنکر دکھی دلوں کے قرار آئے

چمن نے کی آبرو نچھاور گلوں نے سجدے کئے قدم پر
نقاب الٹے گہر لٹاتے وہ جب سوئے لالہ زار آئے

Marfat.com

بشر کی تشہیر کرنے والو نہ اٹھ سکا تم سے بارِ احساں
کہ خاکیوں کی اس انجمن میں وہ عرش کے تاجدار آئے

جہانِ خاکی کے تیرہ بختو تباہکارو خطا شعارو
کچھ اس طرح جاؤ آبدیدہ کہ ان کی رحمت کو پیار آئے

کہیں نہ کھل جائے چشمِ نرگس کہیں نہ برپا ہو حشر کا دن
زمیں پہ تارِ نظر سے چلنا حبیب کا جب دیار آئے

میں اس کی ہر اک ادا پہ ارشدؔ کروں عقیدت سے دل نچھاور
شہہِ مدینہ کے در پہ جا کر جو اپنی ہستی سنوار آئے

عرب سے بغداد کی زمیں تک نجف سے اجمیر کی گلی تک
ہزار ناموں سے ان کو ارشدؔ کہاں کہاں ہم پکار آئے

Marfat.com

نعت

جمالِ نور کی محفل سے پروانہ نہ جائے گا
مدینہ چھوڑ کر اب ان کا دیوانہ نہ جائے گا

بڑی مشکل سے آیا ہے پلٹ کر اپنے مرکز پر
مدینہ چھوڑ کر اب ان کا دیوانہ نہ جائے گا

یہ مانا خلد بھی ہے دل بہلنے کی جگہ لیکن
مدینہ چھوڑ کر اب ان کا دیوانہ نہ جائے گا

نشیمن باندھنا ہے شاخِ طوبیٰ پر مقدر کا
مدینہ چھوڑ کر اب ان کا دیوانہ نہ جائے گا

جو آنا ہے تو خود آئے اجل عمرِ ابد لے کر
مدینہ چھوڑ کر اب ان کا دیوانہ نہ جائے گا

ٹھکانا مل گیا ہے فاتحِ محشر کے دامن میں
مدینہ چھوڑ کر اب ان کا دیوانہ نہ جائے گا

فرازِ عرش سے اب کون اترے فرشِ گیتی پر
مدینہ چھوڑ کر اب ان کا دیوانہ نہ جائے گا

دوعالم کی امیدوں سے کہو مایوس ہو جائیں
مدینہ چھوڑ کر اب ان کا دیوانہ نہ جائے گا

Marfat.com

نہ ہو گر داغِ عشقِ مصطفےٰ کی چاندنی دل میں
غلامِ باوفا محشر میں پہچانا نہ جائے گا

حبیبِ کبریا کی عظمتوں سے منحرف ہو کر
یہ دعوائے مسلمانی کبھی مانا نہ جائے گا

مرے سر کا رآ کر نقش کر دو اب کفِ پا کو
دل بیمار کا رہ رہ کے گھبرانا نہ جائے گا

ظہورِ عشق کا موسم کہاں سے لائے گا رضواں
اگر باغِ جناں میں ان کا میخانہ نہ جائے گا

پہنچ جائے گا ان کا نام لے کر خلد میں ارشدؔ
تہی دامن سہی نازِ غلامانہ نہ جائے گا

Marfat.com

ھدیہ عقیدت

ہے جبیں شوق کا بھی دنیا میں اک ٹھکانہ
رہے حشر تک سلامت ترا سنگِ آستانہ

دو جہاں کی نعمتوں کو جسے چاہے بخشدے تو
تری ملک ہے خدائی ترے بس میں ہے زمانہ

تو ہی چارہ ساز میرا تو ہی غمگسار میرا
کسے جا کے میں سناؤں غم و درد کا فسانہ

کبھی وہ سحر بھی آتی کہ چراغ بجھتے بجھتے
ترے سنگِ در پہ بنتا مرے غم کا آشیانہ

مری آہِ نارسا پر رہی طعنہ زن یہ دنیا
مرے دردِ دل کا عالم نہ سمجھ سکا زمانہ

ترے غم سے زندگی ہے تری یاد بندگی ہے
کہ ہے دینِ عاشقی میں یہ نمازِ پنجگانہ

غم عاشقی میں ارشدؔ یہی زندگی کا حاصل
کبھی آہِ صبح گاہی کبھی گریۂ شبانہ

Marfat.com

قطعہ

روز آئے مدینے سے بادِ صبا ہجر میں دل ہمارا بہلتا رہے
ہر گھڑی تم مجھے یاد آتے رہو عالمِ شوق میں دل مچلتا رہے
وقت آجائے ارشدؔ کا جب آخری رنگ لائے مری نسبتِ قادری
گوشۂ دامنِ پاک ہو ہاتھ میں سامنے تم رہو دم نکلتا رہے

Marfat.com

صلِ علیٰ محمد

ماہِ مبین و خوش ادا صلِ علیٰ محمد
پردۂ کن کے مہ لقا صلِ علیٰ محمد

شاخِ نہالِ آرزو پھولے پھلے گی چار سو
دل سے نکلتی ہے صدا صلِ علیٰ محمد

اس کی بلائیں رد ہوئیں اس کے گناہ دھل گئے
جس نے یہ صدق دل پڑھا صلِ علیٰ محمد

اتنا جنوں کا جوش ہو تن کا نہ اپنے ہوش ہو
کہتا پھروں میں برملا صلِ علیٰ محمد

جتنے مرض ہیں لا دوا ان کے لیے تو پڑھ سدا
صلِ علیٰ نبینا صلِ علیٰ محمد

Marfat.com

منقبت

ہو چشمِ عنایت شہِ جیلاں مرے لئے
ہو چارہ ساز رحمتِ یزداں مرے لئے

آواز دی ہے جب سے انہیں کہکے دستگیر
شامِ الم ہے صبحِ بہاراں مرے لئے

میں ہوں دیارِ غوث میں پھر آج شب گزار
رک جائے کہد و گردشِ دوراں مرے لئے

Marfat.com

مرہم ہو یا کہ نشترِ غم سب ہے خوشگوار
جب تم ہی خود ہو درد کا درماں مرے لئے

داغِ دلِ غریب ہے ہم رنگِ لالہ زار
ہے شامِ آرزو کا چراغاں مرے لئے

شامِ نشاط و صبحِ طرب بہر دیگراں
صد مرحبا کہ ہے غمِ جاناں مرے لئے

اے کاش پوچھیں حشر میں جیلاں کے تاجدار
ارشدؔ کہاں ہے اشک بداماں مرے لئے

قطعہ

چراغِ طیبہ کی روشنی میں جو ایک شب بھی گزار آئے
وہ دل کو روشن بنا کے اٹھے وہ اپنی قسمت سنوار آئے
کچھ ایسی پی ہے شرابِ الفت وہیں کھڑے ہیں خبر نہیں ہے
نہ در ہوا بند میکدے کا نہ ہوش میں بادہ خوار آئے

Marfat.com

منقبت

ہمیشہ جوش پر بحرِ کرم ہے میرے خواجہ کا
زمانہ بندۂ جود و نعم ہے میرے خواجہ کا

نچھاور ہے متاعِ دو جہاں اس دل کی قیمت پر
کہ نامِ پاک جس دل پر رقم ہے میرے خواجہ کا

منور ہند کا ظلمت کدہ خواجہ کے دم سے ہے
دیارِ ہند ممنونِ کرم ہے میرے خواجہ کا

Marfat.com

نوازش ہے کہ دریا بہہ رہا ہے فیض و رحمت کا
زمانہ پر سدا لطف اتم ہے میرے خواجہ کا

نگوں ہوکر رہا ہر ایک کا پرچم زمانے میں
بلندی پر نصب اب تک ہے پرچم میرے خواجہ کا

ہزاروں پرچم شوکت اڑے اور مٹ گئے آخر
بلندی پر نصب اب تک ہے پرچم میرے خواجہ کا

درِ اقدس کا ہر ذرہ غبارِ طور سینا ہے
دلِ روشن گزر گاہِ حرم ہے میرے خواجہ کا

ہزاروں قافلے عرفان کی منزل پہ جا پہنچے
چراغِ رہگذر نقشِ قدم ہے میرے خواجہ کا

Marfat.com

سلاطینِ جہاں بھی سنگ در کی خاک ملتے ہیں
تعالی اللہ وہ جاہ وحشم ہے میرے خواجہ کا

کہاں سے آرہی ہے حشر میں آواز ارشؔد کی
گنہگارو چلو باغِ ارم ہے میرے خواجہ کا

☆☆☆

☆☆

☆

Marfat.com

قطعہ

علامت عشق کی آخر کو ظاہر ہو کے رہتی ہے
جبیں سے رنگ سے پژمردگی سے چشم گریاں سے
کرم کی رحم کی امداد کی ہے آس ارشدؔ کو
خدا سے مصطفیٰ سے غوث سے احمد رضا خاں سے

Marfat.com

نعت

ان کے روضے پہ بہاروں کی وہ زیبائی ہے
جیسے فردوس پہ فردوس اتر آئی ہے

پاؤں چھو جائے تو پتھر کا جگر موم کرے
ہاتھ لگ جائے تو شرمندہ مسیحائی ہے

جانے کیوں عرش کی قندیل بجھی جاتی ہے
ان کے جلووں میں نظر جب سے نہا آئی ہے

Marfat.com

مل گئی ہے سرِ بالیں جو قدم کی آہٹ
روح جاتی ہوئی شرما کے پلٹ آئی ہے

سر پہ سر کیوں نہ جھکیں ان کے قدم پہ ارشدؔ
اک غلامی ہے تو کونین کی آقائی ہے

Marfat.com

مدیح نبوی

تم نقشِ تمنائے قلمدان رضا ہو
برکات کا سورج ہو بریلی کی ضیاء ہو

جب خالقِ کونین ہی خود مدح سرا ہو
"نعتِ شہ کونین کا حق کس سے ادا ہو"

☆ ۲ر ستمبر ۱۹۹۶ء بمطابق ۱۹ر جمادی الاولی ۱۴۱۷ ہجری میں بنارس کی سرزمین پر ایک طرحی مشاعرہ قائد اہل سنت علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ کی سرپرستی میں ہوا تھا۔ مصرعہ طرح تھا "نعت شہ کونین کا حق کس سے ادا ہو"۔ آپ نے بھی چند اشعار کہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔ مرتب

ہر آن پہ ہو جب کہ مدارج میں ترقی
"نعتِ شہ کونین کا حق کس سے ادا ہو"

جبرئیل بھی بے مثلی پہ جب مہر لگائیں
"نعتِ شہ کونین کو حق کس سے ادا ہو"

فردوس میں جب جب بھی ہوئی نعت کی محفل
آقا نے کہا اہل بریلی کا بھلا ہو

کیوں اپنی گلی میں وہ روادارِ صدا ہو
بن مانگے جو ہر آن میں مصروف عطا ہو

اک آن میں ارشدؔ کی بھی تقدیر سنور جائے
گر دستِ کرم ان کا مری سمت اٹھا ہو

شبیر کو رکھ لو دل میں

تیرے قدموں میں شجاعت نے قسم کھائی ہے
یاد آئے گی تری یاد کی ہر محفل میں
عزم وہمت کے مریضوں سے یہ کہدے کوئی
جان آجائے گی شبیر کو رکھ لو دل میں

Marfat.com

ساقی نامہ

اپنے مستوں کی بھی کچھ تجھکو خبر ہے ساقی
مجلسِ کیف تری زیروزبر ہے ساقی
اب نہ وہ دن ہیں نہ وہ شام وسحر ہے ساقی
بند میخانۂ فیضانِ نظر ہے ساقی

بات مت پوچھ غمِ عشق کے افسانوں کی
خاک چہروں پہ اڑا کرتی ہے ویرانوں کی

اب تو جنت بھی ہے سرکار کی قربت بھی ہے
ترے مولا کی ترے حال پہ رحمت بھی ہے
زیبِ سر تاجِ شہہِ ملکِ ولایت بھی ہے
ہاتھ میں عالمِ جاوید کی دولت بھی ہے

جب سبھی کچھ ہے تو خیرات لٹادے ساقی
چشمِ مخمور سے پھر جام پلا دے ساقی

ترے دربار میں پھر شور ہے میخواروں کا حوصلہ تشنہ نہ رہ جائے وفاداروں کا
آ کے اب حال ذرا دیکھ لے بیماروں کا واسطہ دیتے ہیں ساقی ترے سرکاروں کا

بہرِ تسکین یہ تکلیف گوارا ہو جائے
آج تربت سے نکل آ کہ نظارا ہو جائے
اک نظر ڈال کے دنیا تہہ وبالا کر دے
بزمِ دل نورِ تجلی سے اجالا کر دے

☆ نوٹ: یہ نامکمل ہے

Marfat.com

شادابیٔ امت

آبگینوں میں شہیدوں کا لہو بھرتے ہیں
صبح سے آج فلک والوں میں بیتابی ہے
ہو نہ ہو اس عرقِ روحِ عمل سے مقصود
شجرِ امت مرحوم کی شادابی ہے

Marfat.com

منقبت

ہاتھ پکڑا ہے تو تاحشر نبھانا یا غوث
اب کسی حال میں دامن نہ چھڑانا یا غوث

اپنے ہی کوچے میں سر شارِ تمنا رکھنا
اپنے محتاج کو در در نہ پھرانا یا غوث

دل سے اترے نہ کبھی تیرے تصور کا خمار
ایسا اک جام حضوری کا پلانا یا غوث

تیرے نانا کی سخاوت کی قسم ہے تجھ کو
اپنے در سے ہمیں خالی نہ پھرانا یا غوث

دوست خوش ہوں مرے دشمن کو پشیمانی ہو
کام بگڑے ہوئے اس طرح بنانا یا غوث

آستیں اپنی بڑھانا مری پلکوں کی طرف
اپنے غم میں ہمیں جب جب بھی رلانا یا غوث

کبھی آنکھوں میں کبھی خانۂ دل میں رہنا
روح بنکر مری رگ رگ میں سمانا یا غوث

نسبتِ حلقہ بگوشی کا بھرم رکھ لینا
بہرِ امداد مری قبر میں آنا یا غوث

Marfat.com

آ بگینہ میری امید کا ٹوٹے نہ حضور
دردِ حسرت سے مرے دل کو بچانا یاغوث

تیرے جلوؤں سے ہیں کتنے ہی شبستاں روشن
میرے دل میں بھی کوئی شمع جلانا یاغوث

کسی منجدھار سے ارشدؔ کی صدا آتی ہے
میری کشتی کو تم ہی پار لگانا یا غوث

Marfat.com

منقبت

بخدمت حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ

پیار سے تم کو فرشتوں نے جگایا ہوگا
اور جنت کی بہاروں میں سلایا ہوگا

تیری ٹھوکر میں جو آیا اسے ٹھوکر نہ لگی
کیا گرے گا وہ جسے تو نے سنبھالا ہوگا

. منقبت حضور مفتی اعظم علامہ مصطفیٰ رضا خان علیہ الرحمہ کے چہلم کے موقع پر لکھی گئی۔ مرتب

قبر بھی منزلِ عشاق نبی ہے یارو
کہ وہیں چہرۂ زیبا کا نظارا ہوگا

شمعِ عشقِ رخِ شہ ساتھ گئی ہے جب تو
روز وشب مرقدِ نوری میں اجالا ہوگا

کہہ کہ لبیک یہ دنیا جو سمٹ آئی ہے
آپ نے مرقدِ انور سے پکارا ہوگا

اپنی دنیا میں جو محبوب سے تنہا نہ رہا
منزلِ قبر میں کیونکر وہ اکیلا ہوگا

Marfat.com

آستانے سے چلے جائیں تہی دامن ہم
ان کی غیرت کو بھلا کیسے گوارا ہوگا

مصطفےٰ کی جو رضا بن کے گیا ہے ارشدؔ
اس کے اعزاز میں کیا جائیئے کیا کیا ہوگا

Marfat.com

کوئی قیمت بھی لگائے تو لگائے کیونکر

خون ہے یہ شہہِ لولاک کے شہزادوں کا
کوئی قیمت بھی لگائے تو لگائے کیونکر
عفوِ امت پہ صلح کرنے کو آمادہ ہے
سیدہ آپ کا ممنون ہے سارا محشر

منقبت

بحضور شیخ تیغ علی علیہ الرحمہ

اس پہ کھل جائے ابھی تیغ علی کا جوہر
چشمِ ساقی کی اگر کوئی نظر پہچانے

وحشتِ شوق کو کہدو ابھی آواز نہ دے
اپنے سرکار کی سرکار میں ہیں دیوانے

اب بدلنے کا نہیں کیف و جنوں کا موسم
درِ مرشد پہ کھلے ہیں ابدی میخانے

Marfat.com

ایک تاریخی شعر

مدینے کا مسافر ہند سے پہنچا مدینے میں
قدم رکھنے کی نوبت بھی نہ آئی تھی سفینے میں

☆ صدرالشریعہ حضرت علامہ امجد علی علیہ الرحمہ سفرِ حج کی نیت سے اپنے دولت خانہ سے نکل چکے تھے۔ طے شدہ پروگرام کے مطابق یہ مقدس قافلہ ممبئی پہنچا تا کہ وہاں سے سمندری جہاز کے ذریعہ حرمین شریفین تک رسائی ممکن ہو۔ اس مقدس سفر پر جانے والے عشاقان مدینہ کو الوداع کہنے کے لیے حضرت علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ بھی ممبئی میں موجود تھے۔

ساری تیاری مکمل تھی کہ صدرالشریعہ علیہ الرحمہ کی حالت بگڑنے لگی اور دیکھتے ہی دیکھتے ان کی روح پرواز کر گئی۔ قائد اہل سنت علیہ الرحمہ نے اسی تاریخی موقع پر فی البدیہہ یہ شعر کہا تھا۔ مرتب

تاریخی نظم کا ایک شعر

ان موتیوں کی تابشیں دنیا کو ہیں محیط
سی پی میں گرچہ ان کو نہاں دیکھتا ہوں میں

☆ ناگپور میں حضور حافظ ملت علامہ عبدالعزیز علیہ الرحمہ کے ہاتھوں حافظ عبدالرؤف بلیاوی سابق شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ مبارکپور کی جماعت کو دستار فضیلت سے نوازا گیا تھا۔ ایسے پر بہار موقع پر علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ نے ایک شاندار نظم پڑھی تھی، جس کا صرف یہی شعر میسر آسکا ہے۔ اس شعر میں دراصل ایہام ہے۔ اسے خود علامہ نے بیان فرمایا کہ ناگپور ان دنوں سینٹرل پرونس میں آتا تھا۔ علامہ نے انگریزی کے دونوں لفظوں کا ابتدائی حرف لے لیا جس سے وہ ''سی پی'' ہوگیا، مگر سامع ''موتی'' کی مناسبت سے ''سی پی'' سے سمندری کیڑا گمان کرے گا جس میں موتی ہوتا ہے۔ (بروایت علامہ محمد قمر الحسن قمر بستوی)

Marfat.com

سہراء شادی

موسمِ گل ہے بہاروں کی نگہبانی ہے
میرے گھر قافلۂ عیش کی مہمانی ہے
مستی وکیف میں ہنگامِ غزل خوانی ہے
جس طرف دیکھئے جلوؤں کی فراوانی ہے

باغِ فردوس سے بارات اتر آئی ہے
چاندنی بامِ شریعت پہ نکھر آئی ہے

☆ استاذ العلماء علامہ عبدالرؤف بلیاوی علیہ الرحمہ کے صاحبزادے جناب شبیر احمد انجینئر کی شادی جناب عباس صاحب کی صاحبزادی سے انجام پذیر ہوئی۔ شادی کی تقریب کلکتہ میں منعقد ہوئی تھی۔ اس موقع پر قائد اہل سنت نے یہ اشعار کہے۔ مرتب

Marfat.com

آج بن آئی ہے اسلام کے معماروں کی
رحمتیں پھوٹ پڑی ہیں مرے سرکاروں کی
کوئی توقیر تو دیکھے ذرا دستاروں کی
کتنی پیاری ہے خوشی اپنے فداکاروں کی

آگئی بادِ صبا خلوتِ زیبا لے کر
باغِ طیبہ سے مہکتا ہوا سہرا لے کر

حافظِ ملت بیضاء کی نظر کا تارا
یعنی محبوب ومحبّ دونوں کے دل کا پیارا

باپ مشرق کا تو فرزند ہے مغرب کا امام
دونوں ملجائیں تو قبضہ میں ہو عالم کا نظام

گلِ عباس کی خوشبو سے معطر دامن
اور شبیر کے چہرے پہ مہکتا گلشن

Marfat.com

وادیٔ شوق میں قاسم سا جواں سال بھی ہے
خود وہ تنہا نہیں عباس کا اقبال بھی ہے

ایک حجن جسے کہتے ہیں دلہن کی دادی
ان کے ارمان کا آئینہ ہے ساری شادی

کتنے مسرور ہیں حامد کی اداؤں کے امیں
مصطفیٰ کی نگہِ لطف سے سب کو تسکیں

کوئی حافظ ہو کہ قاری ہو بہم ہیں دونوں
ابروئے جلوۂ قرآن کے خم ہیں دونوں

ایک پیغامِ خوشی دونوں کے گھر آیا ہے
نقش اخلاص کا چہروں پہ ابھر آیا ہے

Marfat.com

جس کی آغوش میں پلتے ہیں نبی کے وارث
جس کے دربار میں بکتے ہیں نبی کے وارث

رشتۂ عقد کا اتمام کیا ہے اس نے
کام دونوں کا خوش انجام کیا ہے اس نے

سیرت سرور

زلف و زنجیر

حدیث
شرعی حیثیت

تجلیاتِ رضا

بزبانِ حکایت

شخصیات

Marfat.com